ALLAH IS WITH US

النور

جون ۲۰۱۲ء

ختمِ نبوت کی داعی واحد جماعت

حضرت محمد مصطفٰی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد کوئی نبی نہیں ، نہ نیا نہ پُرانا

مدیر
شاہد عزیز

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اعلانات اور خبریں

انگلستان

نماز جمعہ   ۱۳:۰۰ بجے دوپہر

مجالس

مجلس عامہ   ۳ بجے بعد دوپہر ۶ مئی ۲۰۱۲ء

کلامِ امام

حضرت مرزا غلام احمد
مجدد صد چار دھم

اس بات کا واضح کرنا بھی اسی مقدمہ میں قرین مصلحت ہے جو کن کن قسموں کے فوائد پر یہ کتاب مشتمل ہے۔ تا وہ لوگ جو حقانی صداقتوں کے جان لینے پر جان دیتے ہیں اپنے روحانی محبوب کی خوشخبری پاویں۔ اور تا ان پر جو راستی کے بھوکے اور پیاسے ہیں۔ اپنی دلی مراد کا راستہ ظاہر ہو جاوے۔ سو وہ فوائد چھ (۶) قسم کے ہیں۔ جو بہ تفصیل ذیل ہیں:۔

اول اس کتاب میں یہ فائدہ ہے کہ یہ کتاب مہمات دینیہ کے تحریر کرنے میں ناقص البیان نہیں بلکہ وہ تمام صداقتیں کہ جن پر اصول علم دین کے مشتمل ہیں اور وہ تمام حقائق عالیہ کہ جن کی ہیئت اجتماعی کا نام اسلام ہے وہ سب اس میں مکتوب اور مرقوم ہیں۔ اور یہ ایسا فائدہ ہے کہ جس سے پڑھنے والوں کو ضروریات دین پر احاطہ ہو جاوے گا اور کسی مغوی اور بہکانے والے کے پیچ میں نہیں آئیں گے۔ بلکہ دوسروں کو وعظ اور نصیحت اور ہدایت کرنے کے لئے ایک کامل استاد اور ایک عیار رہبر بن جائیں گے۔

دوسرا یہ فائدہ کہ یہ کتاب تین سو محکم اور قوی دلائل حقیت اسلام اور اصول اسلام پر مشتمل ہے کہ جن کے دیکھنے سے صداقت اس دین متین کی ہر یک طالب حق پر ظاہر ہو گی بجز اس شخص کے کہ بالکل اندھا اور تعصب کی سخت تاریکی میں مبتلا ہو۔

تیسرا یہ فائدہ کہ جتنے ہمارے مخالف ہیں یہودی۔ عیسائی۔ مجوسی۔ آریہ۔ برہمو بت پرست۔ دہریہ۔ طبعیہ۔ اباحتی۔ لا مذہب سب کے شبہات اور وساوس کا اس میں جواب بھی ایسا جواب کہ دروغگو کو اس کے گھر تک پہنچایا گیا ہے اور پھر صرف رفع اعتراض پر کفایت نہیں کی گئی بلکہ یہ ثابت کر کے دکھلایا گیا ہے کہ جس امر کو مخالف ناقص الفہم نے جائے اعتراض سمجھا ہے وہ حقیقت میں ایک ایسا امر ہے کہ جس سے تعلیم قرآنی کی دوسری کتابوں پر فضیلت اور ترجیح ثابت ہوتی ہے نہ کہ جائے اعتراض اور پھر وہ فضیلت بھی ایسی دلائل واضح سے ثابت کی گئی ہے کہ جس سے معترض خود معترض الیہ ٹھہر گیا ہے۔

چوتھا یہ فائدہ جو اس میں بمقابلہ اصول اسلام کے مخالفین کے اصول پر بھی کمال تحقیق اور تدقیق سے عقلی طور پر بحث کی گئی ہے اور تمام وہ اصول اور عقائد ان کے جو صداقت سے خارج ہیں بمقابلہ اصول حقہ قرآنی کے ان کی حقیقت باطلہ کو دکھلایا گیا ہے۔ کیونکہ قدر ہر یک جوہر بیش قیمت کا مقابلہ سے ہی معلوم ہوتا ہے۔

نوٹ: مقدمہ براہین احمدیہ

پانچواں اس کتاب میں یہ فائدہ ہے کہ اس کے پڑھنے سے حقائق اور معارف کلام ربانی کے معلوم ہوجائیں گے اور حکمت اور معرفت اس کتاب مقدس کی کہ جس کے نورِ روح افروز سے اسلام کی روشنی ہے سب پر منکشف ہوجائے گی۔ کیونکہ تمام وہ دلائل اور براہین جو اس میں لکھی گئی ہیں اور وہ تمام کامل صداقتیں جو اس میں دکھائی گئی ہیں وہ سب آیات بینات قرآن شریف سے ہی لی گئی ہیں اور ہر یک دلیل عقلی وہی پیش کی گئی ہے جو خدا نے اپنی کلام میں آپ پیش کی ہے اور اسی التزام کے باعث سے تقریباً باراں پارہ قرآن شریف کے اس کتاب میں اندراج پائے ہیں۔ پس حقیقت میں یہ کتاب قرآن شریف کے دقائق اور حقائق اور اس کے اسرار عالیہ اور اس کے علوم حکمیہ اور اس کے اعلیٰ فلسفہ ظاہر کرنے کے لئے ایک عالی بیان تفسیر ہے کہ جس کے مطالعہ سے ہر یک طالب صادق پر اپنے مولیٰ کریم کی بے مثل و مانند کتاب کا عالی مرتبہ مثل آفتاب عالمتاب کے روشن ہوگا۔

چھٹا یہ فائدہ ہے جو اس کتاب کے مباحث کو نہایت متانت اور عمدگی سے قوانین استدلال کے مذاق پر مگر بہت آسان طور پر کمال خوبی اور موزونیت اور لطافت سے بیان کیا گیا ہے اور یہ ایک ایسا طریقہ ہے کہ جو ترقی علوم اور پختگی فکر اور نظر کا ایک اعلیٰ ذریعہ ہوگا۔ کیونکہ دلائل صحیحہ کے توغل اور استعمال سے قوت ذہنی بڑھتی ہے اور ادراک امور دقیقہ میں طاقت مدرکہ تیز ہوجاتی ہے اور باعث ورزش براہین حقہ کے عقل سچائی پر ثبات اور قیام پکڑتی ہے۔ اور ہر یک امر متنازع کی اصلیت اور حقیقت دریافت کرنے کے لئے ایک ایسی کامل استعداد اور بزرگ ملکہ پیدا ہوجاتا ہے کہ جو تکمیل قوائے نظریہ کا موجب اور نفس ناطقہ انسان کے لئے ایک منزل اقصیٰ کا کمال ہے کہ جس پر تمام سعادت اور شرف نفس کا موقوف ہے۔ وھذا آخر ما اردنا بیانہ فی ھذہ المقدمۃ والحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ۔

غیر مسلم کا جنازہ

بلا تبصرہ

بُخاری شریف میں لکھا ہے:

بَابُ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ وَقَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ وَقَالَ صَلُّوْا عَلَى النَّجَاشِيِّ سَمَّاهَا صَلٰوةً

باب جنازے پر نماز کی سنت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جنازے پر نماز پڑھے اور فرمایا اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو اور فرمایا نجاشی پر نماز پڑھو اسے نماز کہا۔

بَابُ مَنْ قَامَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيّ

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَرَّ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيّ قَالَ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا

باب جو یہودی کے جنازے کے لئے کھڑا ہوجائے

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم پر ایک جنازہ گذرا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے کھڑے ہوگئے اور ہم بھی کھڑے ہوگئے ہم نے کہا یا رسول اللہ یہ یہودی کا جنازہ ہے فرمایا جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہوجایا کرو

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ سَهْلُ ابْنُ حُنَيْفٍ وَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرُّوْا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيْلَ لَهُمَا اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَىْ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَا اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيّ فَقَالَ اَلَيْسَتْ نَفْسًا (وَفِىْ رِوَايَةٍ فَقَالَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ زَكَرِيَّآءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَّ قَيْسٌ يَّقُوْمَانِ لِلْجَنَازَةِ

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہا سہل بن حنیف اور قیس بن سعد قادسیہ میں بیٹھے تھے تو لوگ ایک جنازہ لئے ہوئے ان پر گذرے تو وہ دونوں کھڑے ہوگئے ان سے کہا گیا یہ اس زمین کے رہنے والوں میں سے ہے یعنی ذمیوں میں سے ہے انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سے ایک جنازہ گذرا تو آپ کھڑے ہوئے آپ سے عرض کیا گیا کہ یہ یہودی کا جنازہ ہے آپ نے فرمایا کیا وہ جان (انسان) نہیں ہے اور ایک روایت میں ہے پس دونوں نے کہا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور زکریا نے شعبی سے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہوئے کہا ابومسعود اور قیس جنازے کے لئے کھڑے ہوجایا کرتے تھے۔

پیدائشِ مسیح

حضرت مولانا عبدالحق وِدیاتھی

اس دورعقل ودانش میں جبکہ ہر بات کواس کی افادی حیثیت سے پرکھا جاتا ہے جناب مسیح کی پیدائش کوفضیلت کی بات قرار دینا یاسمجھنا تعجب کی بات ہے ایک شخص بغیرباپ کے پیدا ہوا تھا۔پانی پر چلتا تھا۔ہوامیں اڑتا تھا۔آگ میں سیر کرتا تھا۔جن بھوت نکالتا تھا،کوئی مردہ زندہ کردیتا تھا،عصا کا سانپ بنادیتا تھا،مینڈک،مچھراورجوئیں مٹی سے بنادیتا تھا،یہ ساری باتیں اول توتحقیق طلب ہیں اوران کے لئے دلائل کی ضرورت پہ فرض کروایسا ہواتھامگراس سےنسلِ انسانی کوکیا فائدہ پہنچا ہمیں کیاتعلیم ملی یا ہماری عملی زندگی میں ان سےہمیں کیا نفع پہنچا۔اگرہم ان معجزات کااقرارکریں تو کیا فائدہ؟اوراگرانکارکردیں اوران کی تاویل کردکھائیں توکیانقصان؟ہماری اسلامی اصطلاح میں انہیں متشابہات کہاجاتا ہے اورشروع سے لےکرعلماء نے ان کی متعددتاویلیں کی ہیں۔امریکہ جیسے ملک میں ان باتوں کواہم سمجھنااورکسی کی فضیلت کی دلیل بنانا بھی حیرت کی بات ہے۔

مسیح کی پیدائش کےمتعلق مسلمانوں میں اسی طرح اختلاف ہے جیسا موجودہ دورمیں محقق علماءاورعام پادریوں میں اختلاف ہے۔بعض لوگ یہ مانتے ہیں کہ ان کا باپ نہیں تھا۔وہ بھی مسلمان ہیں اوربعض کی تحقیقات یہ ہے کہ ان کا باپ تھا وہ بھی مسلمان ہیں اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ قرآن مجیداوراحادیث رسولﷺ میں کوئی ایسا صاف اورواضح ثبوت نہیں کہ ایک مسلمان کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مسیح علیہ السلام کوبغیرباپ کے پیداشدہ مانے ورنہ وہ اسلام سے خارج ہوجائے گا جولوگ مسیح کو باپ مانتے ہیں اوروہ جوبغیرباپ کے مانتے ہیں دونوں کے دلائل سننے کے بعدایک انسان بآسانی فیصلہ کرسکتا ہے کہ اس کے بارے میں اسے کیاعقیدہ رکھنا چاہیے۔غلط فہمی کی بناءاس پر ہے کہ اسلام سے پیشترعیسائی لوگ بالاتفاق تونہیں مگرزیادہ تریہی ماننے لگے تھے کہ مسیح بغیرباپ پیدا ہوئے تھے۔اس عقیدہ کااثرمسلمانوں پرپڑنا کوئی تعجب کی بات نہیں تاہم عیسائیوں کی اس دلیل کوکہ چونکہ مسیح بغیرباپ پیدا ہوئے تھےلہٰذا وہ خدا کا بیٹا تھےمسلمانوں نےکبھی تسلیم نہیں کیا۔کسی کا پیدا ہونا بذاتِ خوداس امرکی دلیل اورثبوت ہے کہ وہ خدانہیں اورپھرایک عورت کے پیٹ میں خدا کاحمل میں ظہور،ماں کے خون سے پرورش پانا اورایسے طریق سے دنیامیں آنا کہ جس کا ذکرمہذب سوسائٹی میں اچھا نہیں سمجھا جاتا یہ خدا کی شان کے خلاف ہے۔مسیح حوائج بشری سے پاک نہ تھا کھاتا پیتا تھا۔نہیں نہیں۔اس کے بعداسلام کے نزدیک اس سے بڑھ کرکوئی گمراہی نہیں کہ ایک ایک ایسے عاجزانسان کوخدا کا بیٹا یااس کا شریک مان لیاجائے۔نبی دنیامیں لوگوں کی اخلاقی اورروحانی اصلاح کے لئے آتا تھا اس کا اصل منصب دنیامیں یہی ہے معجزات دکھانا بالخصوص ایسےمعجزات دکھانا جن کودیکھ کرلوگ حیران توہوجائیں مگران کی تعلیم پرعمل کرنے کا جذبہ پیدانہ ہو یہ ان کا اصل کام نہیں۔ہماری سرکار محمدصلی اللہ علیہ وسلم کےاس قسم کےمعجزات کا قرآن مجید میں کہیں ذکرنہیں اورنہ کسی ایسےمعجزہ کی دلیل صداقت ونبوت قرار دیا ہے آپ کا سب سے بڑا معجزہ قرآن مجید ہے جس کی نظیرلانے سے دنیا تا قیامت قاصرہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جناب مسیح کی پیدائش کا مسئلہ مختلف فیہ ہے۔اورقرآن مجیدکی آیات سے ہی دونوں فریق استدلال کرتے ہیں ایسے اختلافات میں عقل سلیم کافتویٰ یہ ہے کہ جس قدرکوئی امرخلافِ معمول اورمافوق العقل ہواس کے لئے اتنی ہی زبردست دلیل اورکثرت شہادت کی ضرورت ہوتی ہےکسی معمولی دلیل یااشتباہ لفظی سے وہ بات ہرگزثابت نہ ہوگی۔ایک شخص بیان کرتا ہے میں نے دیکھا زیدکے سرپرچڑیابیٹھی تھی اس سے دلیل اورگواہ طلب کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ امرخلافِ عقل نہیں لیکن اگریہ دعویٰ کیا جائے کہ زیدہاتھی سرپراٹھائے جارہاتھا تودلیل اورگواہ کی ضرورت ہوگی مگریہ امرکبھی ناممکن نہیں اس سے بڑھ کراگرکوئی یہ کہے کہ زیدنے اپنے سرپرشہرلاہوراٹھایا ہواتھا تو یہ امرہرگزقابل تسلیم نہیں اگرایسی بات کلام الٰہی میں لکھی ہوئی ہوتووہ قابل تاویل ہوگی نہ قابلِ تسلیم۔کیونکہ کلام الٰہی کواللہ تعالیٰ نے کفارکےسامنےپیش کیا توان سےعقل کی بناءپرپرکھنے اورقبول کرنے کا مطالبہ کیا۔جن لوگوں نے اس کے بارے میں عقل سے کام نہ لیا انہیں بہرےاورگونگے اورکم عقل قراردیااورقیامت کے دن ان کی طرف سے یہ عذربھی بطورپیش خبری بتادیا قالو کنا نسمع او نعقل ماکنا فی اصحاب السعیر (۶۷:۱۰) ’’اگرہم سنتے اورسمجھتے یاعقل سے کام لیتے تو آج جہنم میں نہ ڈالے جاتے۔‘‘

بات سننا،سمجھنااوراس پرغورکرنا یہ اصول دین سے ہے جولوگ جناب مسیح کی بے باپ پیدائش کے قائل ہیں ان کی سب سے پہلی دلیل یہی ہے ان اللّٰہ علی کل شئی قدیر۔اللہ ہر بات پرقدرت رکھتا ہے۔ہمیں اللہ تعالیٰ کی قدرت پرحدبندی لگانے کی ضرورت نہیں لیکن سوال قدرت کانہیں بلکہ امرواقع کاہے کہ ایسا امروقوع میں آیا یانہیں آیا۔ہندوکہتے ہیں ہنومان جی نے پہاڑاپنے بازوپراٹھالیا یہاں ہم یہ نہیں کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کسی انسان کواتنی قوت دےسکتا ہے یانہیں بلکہ

امر واقعہ کا سوال ہوگا کہ ایسا ہوا یا نہیں۔ اس ذیل میں صدہا باتیں آسکتی ہیں جو لوگ اپنے بزرگوں کی کرامات کے طور پر بیان کرتے ہیں ایسی تمام باتوں کے لئے بڑی زبردست دلیل اور شہادت کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ اور ساری دنیا کی نا قابلِ انکار کثرت شہادت اس امر پر ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی نسل میں یہی قانون اللہ تعالیٰ نے جاری کیا ہے کہ ماں باپ دونوں سے بچہ پیدا ہوتا ہے اس کے خلاف جو شخص دعویٰ کرتا ہے کہ فلاں شخص بغیر باپ کے پیدا ہوا ہے اسے ایسی کثرت شہادت لانی چاہئے جس کا انکار نہ ہوسکے۔ روزانہ معمول کے مطابق جو کام ہوتے ہیں اور ہمارے مشاہدہ میں آتے ہیں۔ ان کے بارے میں دلیل لانے کی ضرورت نہیں مگر جو شخص خلافِ واقعہ کوئی بات کہتا ہے۔ گواہ لانا اسی کے ذمہ ہوتا ہے۔ اس خاص معاملہ میں کثرت شہادت ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ سواء والدہ کے کوئی شخص نہیں جان سکتا کہ اس کا بیٹا مس بشر سے پاک ہے یا نہیں ہے جناب مسیح نے اپنے دنیا میں آنے کا جو طریق اختیار کیا اس میں شہادت کا ہونا ناگریز ہے ورنہ ایسی صورت بھی ہوسکتی تھی کہ مسیح کالے باپ پیدا ہونا دنیا دیکھ لیتی مگر خدا کی قدرت نے جو راستہ اختیار کیا اس نے یقین کی بجائے شبہات پیدا کردیئے۔

اللہ میاں کو ضروری اگر یہ قدرت نمائی کرنی تھی کہ بغیر مرد کے بچہ پیدا کرسکتا ہے تو ایک عورت کو حاملہ کرکے دکھایا بھی تو کیا؟ وہ کسی مرد کے یا کسی عورت کے انگوٹھے پر یہ معجزہ دکھا سکتا تھا تا کہ اسے دنیا دیکھتی اور گواہی دیتی تا کہ مسیح اور مریمؑ دونوں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا نشان ہوتے۔ کسی عورت میں بغیر مرد بچہ پیدا ہونے میں تو صرف ایک عورت کی گواہی ہوسکتی ہے اور وہ بھی اکیلی عورت کی گواہی جس کے ساتھ اس کا خاوند بھی سفر و حضر میں ساتھ رہتا تھا۔ کیا کوئی دنیا کا عقل مند پادری اس عقدہ کو حل کرسکتا ہے کہ اگر جناب مسیح نے بغیر باپ کے پیدا ہوکر خدا کا بیٹا کہلانا تھا تو حضرت مریمؑ کی نسبت یوسف نجار کے ساتھ ہونے میں خدا کی کیا حکمت تھی؟ اسی نسبت نے تو سارے معجزے پر پانی ڈال دیا ہے اور اسے بے حد مشکوک کردیا ہے۔

ان لوگوں کے نزدیک جو جناب مسیح کی پیدائش بغیر باپ کے مانتے ہیں ایک زبردست دلیل یہ ہے کہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ ان مثل کمثل اٰدم خلقہ من تراب ثم قا ل لہٗ کن فیکون (۳:۵۸)''عیسیٰ کی مثال آدم کی مثال کی مانند ہے اللہ نے اسے مٹی سے پیدا کیا پھر اسے کہا جا پس وہ ہوجاتا ہے۔'' ظاہر ہے کہ آدم کی عیسیٰ سے مثال طریق پیدائش میں نہیں کیونکہ جیسے آدمؑ کی پیدائش ہوئی ویسے مسیح کی پیدائش نہیں ہوئی جیسا کہ مولوی لوگ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مٹی گوندھنے اور بت گھڑنے کا حکم دیا اور انہوں نے آدم کا کئی فٹ کا ایک بت بنا کر کھڑا کردیا اللہ تعالیٰ نے اس میں پھونک ماری اور نفخ روح کرکے اسے جیتی جان بنادیا۔ آدمؑ کی نہ کوئی ماں تھی نہ باپ تھا مگر یہاں مسیح کی ماں موجود ہے مٹی کا بت بنانے کی ضرورت نہیں اور پھر ماں کے پیٹ میں خفیہ وہ سب کام ہوتا ہے جو دوسری عورتوں کے ہوتا ہے اور ۹ ماہ تک ماں کے خون سے اس کی پرورش ہوتی ہے۔ سوال صرف یہ ہے کہ مریم علیہا السلام نے مسیح کو اسی طرح حمل میں لیا جیسے دوسری عورتیں حمل میں لیتی ہیں یا نہیں قرآن مجید فرماتا ہے فحملتہ فانبذت بہ مکاناً قصیا (۱۹:۲۲)''پھر (مریم) نے اسے (مسیح کو) حمل میں لیا اور اس کے ساتھ الگ ہوکر دور کے مکان میں چلی گئی۔'' دنیا کے کسی دوسری عورت کے متعلق اگر یہ الفاظ فحملتہ استعمال ہوں گے تو اس کے یہی معنی ہوں گے کہ وہ قدرتی طور پر حاملہ ہوئی ہے اگر اللہ تعالیٰ نے خود اپنی قدرت سے حاملہ کردیا۔ تو الفاظ یوں ہونے چاہیے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حاملہ بنا دیا فحملتہ اور فانبذت دونوں کی فاعل مریم ہے۔ اس نے اسے حمل میں لیا اور وہ اسے لے کر دور چلی گئی مولویوں کا یہ کہنا کہ وہ فوراً حاملہ ہوئی اور وضع حمل ہوکر اسی وقت مسیح نبی بنا دیئے گئے۔ اس کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے جو آپ نے وفد نجران سے بحث کرتے ہوئے مسیح کی بشریت پر دلیل دیتے ہوئے فرمایا ''الستم تعلمون ان عیسیٰ حملتہٗ امرتہٗ کماتحمل المرئتہ''''کیا تم نہیں جانتے عیسیٰ کو عورت نے حمل میں لیا جیسے ایک عورت حمل میں لیتی ہے۔'' کیا پاک اور لطیف اشارہ ہے جس میں خلقِ عظیم کے مالک نبی کریم ﷺ نے مسیح کی پیدائش کے متعلق سب کچھ بتادیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح کو ایسے ہی پیدا کیا جیسے ہر بنی آدم پیدا ہوتا ہے اور ایک دوسری روایت میں حضرت ابنِ عباس کا قول ہے یہ حمل بھی ۹ ماہ رہا اور حضرت وہب کا قول ہے ان مریم لما حملت کان معھا ابن عم لھا یوسف النجار۔''جب مریم حاملہ ہوئیں تو ان کے چچا کا بیٹا یوسف نجار تھا۔'' یہی وہ شخص تھا جسے انجیل میں یہودی مریم اور خدا کا فرشتہ مریم کا شوہر بتاتے ہیں۔

شائع کردہ
احمدیہ انجمن اشاعت اسلام (لاہور) یوکے
15 Stanley Ave,Wembley, UK HA0 4JQ
www.virtualmosque.co.uk